سوال

(101)لڑکی کی رضامندی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکثر ممالک میں یہ مروج ہے کہ کسی بالغہ لڑکی کی شادی پانچ چھ سال کے نابالغ لڑکے کے ساتھ کردی جاتی ہے اوراس لڑکی سے اس کے متعلق کچھ بھی پوچھا نہیں جاتا۔ بالآخروہ لڑکی یا توخود کشی کاارتکاب کربیٹھتی ہے یاچھپ چھپاکربدکاری کی مرتکب ہوتی ہے ،کیامذکورہ فعل (یعنی رشتہ داروں کالڑکی کانابالغ لڑکے کے ساتھ اس کی اجازت ومرضی کے بغیرنکاح کرنا شریعت اسلامی کی نظرمیں جائزہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ کام سراسر ظلم اورناانصافی ہے اورجاہلیت کے زمانہ کی یادہےاسلامی شریعت کے ساتھ اس کاکوئی تعلق نہیں ہے اسلام سے پہلے عرب کے جہال میں اس طرح کے ظلم ہواکرتے تھے اوراس طرح کی جاہلیت کی رسوم ورواج چلتی رہتی تھیں عورتوں کوذرہ برابرعزت واحترام حاصل نہ تھا بلکہ انہیں جانوروں سے بھی کم ترسمجھا جاتا تھاانہیں بولنے کی بھی اجازت نہ ہوتی تھی۔

گویاانہیں انسان ہی نہیں سمجھا جاتا تھامگراسلام کے آنے کے بعدان کی حالت بتدریج سدھرنے لگی اوراللہ تعالی نے انہیں انسانی صف میں جگہ دی بلکہ انہیں انسانی زندگی نصف قراردیاگیااورقرآن حکیم نے اعلان کیاکہ :

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (البقرۃ:۲۲۸)

''یعنی جس طرح ان کے اوپرمردوں کے حقوق ہیں اسی طرح مردوں پران کے حقوق ہیں۔''

اس آیت کریمہ نے مردوں کی طرح عورتوں کوبھی ان کے حقوق دلوائے اورقرآن کریم میں کئی مقامات پرعورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے ان کے حقوق اداکرنے اوران کے ساتھ ناانصافی نہ کرنے کی تاکیدکی گئی ہے اورجناب

رسول اکرمﷺنے بھی اس سلسلہ میں کافی اصلاحی اقدام اٹھائے نکاح کے سلسلہ میں آپﷺکاارشادگرامی ہے کہ :

''ورثاء کی مرضی کے ساتھ ساتھ جس عورت کانکاح کیاجائے اس کی اذن واجازت ورضاء معلوم کی جائے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ :

''ہر عورت سے اس کی اذن معلوم کرنا ضروری ہے ،یعنی (کنواری ہویا بیوہ باقی آپ نے فرمایا کہ بیوہ کو توزبان کے ساتھ اپنی رضا بتاتی ہے اوراگر کنواری ہے تواس کی خاموشی ہی اجازت ہے ۔''

بہرحال کنواری سے پوچھنا بھی ضروری ہے اوراگر پوچھنے پرانکار کردے تواس کا نکاح ہر گزہرگز نہیں ہوگا ۔خواہ اس کے والدین کی رضا بھی ہوتب بھی نکاح نہیں ہوگا ۔ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آکر عرض کیا کہ میرے والد نے میرا نکاح ایسے شخص سے کروایا ہے جس کے ساتھ نکاح کرنے میں میں راضی نہیں ہوں بلکہ اسے ناپسند کرتی ہوں اس کی یہ بات سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو یہ نکاح برقرار رکھنا نہیں چاہتی تو تو آزاد ہوسکتی ہے اس پر اس عورت نے کہا اب جب میرے والد نے یہ کام کردیا ہے تومیں بھی اسے برقرار رکھتی ہوں لیکن مجھے دیکھنا یہ تھا کہ عورتوں کو بھی کچھ حق حاصل ہے یا نہیں ؟

بہرحال اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اگر عورت راضی نہیں تووہ نکاح ہی باطل ہے ،اگرچہ وہ نکاح والد ہی کیوں نہ کروائے ۔بہر حال یہ رواج قطعا غلط ہے اور عورت پر شدید ظلم وجبر بھی ہے اور عورت کی رضا کے بغیر اس طرح کا نکاح قطعا باطل ہے ۔لہذا ایسے ظلم کو بیک قلم وزبان بند کرنا چاہیئے شریعت اسلامیہ ایسے مظالم کی ہرگز اجازت نہیں دیتی یہ جاہلیت کی رسوم ہیں جن سے مسلمانوں کو اجتناب کرنا چاہیئے ورنہ اس کے بہت برے نتائج نکلیں گے ان کے ذمے دار بھی یہی لوگ ہوں گے اوراللہ کے نزدیک ان کا بہت سخت مئواخذہ ومحاسبہ ہوگا ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 443

محدث فتویٰ